بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ وَعَلٰی عَبْدِہِ الْمَسِیْحِ الْمَوْعُوْدِ
لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

دفتر مجلس انصار اللہ بھارت
Office Of The Majlis Ansarullah Bharat
Mohallah Ahmadiyya Qadian-143516, Distt.Gurdaspur (Punjab) INDIA

محلہ احمدیہ قادیان ۱۴۳۵۱۶ ضلع: گورداسپور (پنجاب) Mob.9682536974, E-Mail :ansarullah@qadian.in

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پُر معارف ارشادات کی روشنی میں قرآن کریم کے فضائل، مقام و مرتبہ اور عظمت کا بیان۔

احباب جماعت کو پاکستان، برکینا فاسو اور بنگلہ دیش کے احمدیوں کے لیے دعا کی مکرر تحریک

خلاصہ خطبہ جمعہ سیّدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 17/ مارچ 2023ء بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد، ٹلفورڈ (یوکے)

أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔
بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ۔ اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ ۔ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ۔ مٰلِکِ یَوۡمِ الدِّیۡنِ ۔ اِیَّاکَ نَعۡبُدُ وَ اِیَّاکَ نَسۡتَعِیۡنُ ۔ اِہۡدِنَا الصِّرَاطَ الۡمُسۡتَقِیۡمَ ۔ صِرَاطَ الَّذِیۡنَ اَنۡعَمۡتَ عَلَیۡہِمۡ ۬ۙ غَیۡرِ الۡمَغۡضُوۡبِ عَلَیۡہِمۡ وَ لَا الضَّآلِّیۡنَ ۔

تشہد، تعوذ اور سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے بعد حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

گذشتہ چند ہفتوں سے قرآن کریم کا مقام و مرتبہ اور محاسن بیان ہو رہے ہیں۔ قرآن شریف کے نزدیک مذہب کا منصب کیا ہے اور انسانی قویٰ پر اس کا کیا تصرف ہے اور ہونا چاہیے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ انجیل نے اس کا کوئی جواب نہیں دیا کیونکہ انجیل حکمت کے طریقوں سے دُور ہے لیکن قرآن شریف بڑی تفصیل سے بار بار اس مسئلے کو حل کرتا ہے کہ مذہب کا یہ منصب نہیں ہے کہ انسانوں کے فطرتی قویٰ کو تبدیل کرے اور بھیڑیئے کو بکری بنا کر دکھلائے یعنی طاقتور کو کمزور بنا کر دکھائے بلکہ مذہب کی علت غائی یہ ہے کہ جو قویٰ اور ملکات فطرتاً انسان کے اندر موجود ہیں، جو صلاحیتیں اور طاقتیں ہیں ان کو اپنے محل اور موقع پر لگانے کے لیے راہبری کرے۔ مذہب کا یہ اختیار نہیں ہے کہ کسی فطرتی قوت کو بدل ڈالے بلکہ یہ اختیار ہے کہ اس کو محل پر استعمال کرنے کے لیے ہدایت کرے۔ صرف ایک قوت پر زور نہ ڈالے بلکہ تمام قوتوں کے استعمال کے لیے وصیت فرمائے۔ اصل غرض اصلاح اور بہتری ہے۔ اور یہ مقصد جس طرح بھی پورا ہو اُس کی کوشش کرنی چاہیے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ یہ بات واقعی سچی ہے کہ مسلمان قرآن کو بالکل نہیں سمجھتے لیکن اب خدا کا ارادہ ہے کہ صحیح معنی قرآن کے ظاہر کرے۔ خدا نے مجھے اسی لیے مامور کیا ہے اور میں اس کے الہام اور وحی سے قرآن کریم کو سمجھتا ہوں۔ قرآن کریم کی ایسی تعلیم ہے کہ اس پر کوئی اعتراض نہیں آسکتا اور معقولات سے ایسی پُر ہے کہ ایک فلاسفر کو بھی اعتراض کا موقع نہیں ملتا۔ پھر عظمت قرآن بیان فرماتے ہوئے آپ جماعت کو نصیحت فرماتے ہیں کہ : قرآن شریف پر تدبر کرو اس میں نیکیوں اور

بدیوں کی تفصیل ہے اور آئندہ زمانے کی خبریں ہیں۔ یہ وہ مذہب پیش کرتا ہے جس پر کوئی اعتراض نہیں ہو سکتا کیونکہ اس کے برکات اور ثمرات تازہ بتازہ ملتے ہیں۔ یہ فخر قرآن مجید کو ہی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہر مرض کا علاج اس میں بتایا، تمام قویٰ کی تربیت فرمائی ہے اور جو بدی ظاہر کی ہے اُس کے دُور کرنے کا طریق بھی بتایا ہے۔ اس لیے قرآن مجید کی تلاوت کرتے رہو، دعا کرتے رہو اور اپنے چال چلن کو اس کی تعلیم کے ماتحت رکھنے کی کوشش کرو۔

قرآن کریم پر تدبر کی طرف توجہ دلاتے ہوئے آپ فرماتے ہیں کہ: رسم اور بدعات سے پرہیز بہتر ہے اس سے رفتہ رفتہ شریعت میں تصرف شروع ہو جاتا ہے۔ بہتر طریق یہ ہے کہ ایسے وظائف میں جو وقت اس نے صرف کرنا ہے وہی قرآن شریف کے تدبر میں لگاوے۔ حضور انور نے فرمایا کہ بدعات سے ہمیں بچنا چاہیے اور قرآن شریف کا ترجمہ اور تفسیر پڑھنے کی طرف زیادہ توجہ دینی چاہیے۔ **اگلے ہفتے رمضان بھی شروع ہو رہا ہے تو اس رمضان میں خاص طور پر ہمیں قرآن کریم پڑھنے، پڑھانے اور سمجھنے کی کوشش کرنی چاہیے۔** حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ دل کی سختی کو نرم کرنے کے لیے یہی طریق ہے کہ قرآن شریف کو ہی بار بار پڑھے۔ جہاں جہاں دعا ہوتی ہے وہاں مومن کا بھی دل چاہتا ہے کہ یہی رحمت الٰہی میرے بھی شامل حال ہو۔ قرآن کریم کی مثال ایک باغ کی ہے کہ ایک مقام سے پھول چُنتا ہے پھر آگے چل کر اور قسم کا چُنتا ہے۔ پس چاہیے کہ ہر مقام کے مناسب حال فائدہ اُٹھاوے۔ اس سے روحانی ترقی ہوتی ہے کہ انسان احکامات اور نواہی کو اپنے اوپر لاگو کرے۔ جو حکم اللہ تعالیٰ نے دیے ہیں وہ کرے اور جن سے روکا ہے اُن سے رکنے کی کوشش کرے یہی پھول ہیں جو انسان اس باغ سے چُنتا ہے۔

حضور انور نے فرمایا: صحابہ کرامؓ احادیث کو قرآن شریف سے کم درجہ پر مانتے تھے۔ فرمایا یہ بھی یاد رکھیں کہ حدیثیں گو بعد میں جمع کی گئی ہیں لیکن بعض دفعہ بعض صحابہ لکھ بھی لیا کرتے تھے۔ ایک مرتبہ حضرت عمرؓ کسی معاملہ پر فیصلہ کرنے لگے تو ایک بوڑھی عورت نے کہا کہ حدیث میں یہ لکھا ہے لیکن آپؓ نے فرمایا کہ میں ایک بڑھیا کے لیے کتاب اللہ کو ترک نہیں کر سکتا۔ پس حقیقت یہی ہے اسی کو ہمیں اختیار کرنا چاہیے۔ اگر یہ نہیں ہوگا تو بدعات پھیلتی چلی جائیں گی اور اسی وجہ سے مسلمانوں میں بدعات پھیلتی جا رہی ہیں اور قرآن کریم کی اصل تعلیم سے دُور کر رہی ہیں۔ عامۃ المسلمین کی اکثریت تو جاہل ہے۔ نام نہاد علماء اُن کو جس طرف لے جاتے ہیں وہ چل پڑتے ہیں اور بدعات پھیلتی جاتی ہیں لیکن اس کے باوجود ہم پر الزام ہے کہ ہم قرآن کریم کی تحریف کرتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ جب تک مسلمان قرآن شریف کے پورے متبع اور پابند نہیں ہوتے وہ کسی قسم کی ترقی نہیں کر سکتے۔ آپؑ فرماتے ہیں کہ قرآن جواہرات کی تھیلی ہے اور لوگ اس سے بے خبر ہیں۔ افسوس ہے کہ لوگ جوش اور سرگرمی کے

ساتھ قرآن شریف کی طرف توجہ نہیں کرتے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ قرآن شریف استدلالی رنگ رکھتا ہے۔ کوئی بات ایسی بیان نہیں کرتا جس کے ساتھ اس نے قوی اور مستحکم دلیل نہ دی ہو۔ جیسی قرآن شریف کی فصاحت اور بلاغت اپنے اندر ایک جذب رکھتی ہے، جس طرح پر اس کی تعلیم میں معقولیت اور کشش ہے ویسے ہی اُس کے دلائل مؤثر ہیں۔ پس کوئی اور کتاب قرآن کریم کا مقابلہ نہیں کر سکتی۔ جب قرآن پڑھو اور کوئی بات قرآن کریم میں دیکھو تو وہیں اُس کی دلیل بھی تلاش کرو۔ آپؑ فرماتے ہیں کہ یاد رکھنا چاہیے کہ ہم تو قرآن شریف پیش کرتے ہیں جس سے جادو بھاگتا ہے۔ اس کے بالمقابل کوئی باطل اور سحر نہیں ٹھہر سکتا۔ قرآن کریم وہ عظیم الشان حربہ ہے جس کے بالمقابل کسی باطل کو قائم رہنے کی ہمت ہی نہیں ہو سکتی۔ یہ آسمانی ہتھیار ہے جو کبھی کند نہیں ہو سکتا۔ پس ہمیں قرآن شریف پر غور و تدبر کی طرف زیادہ توجہ دینی چاہیے تاکہ ہم اپنی روحانی اور علمی حالت بھی بہتر کریں اور مخالفین کا ردّ بھی کر سکیں۔

حضرت مسیح موعودؑ نے فرمایا کہ قرآن شریف قابل تعظیم کتاب ہے جس نے قوموں میں صلح کی بنیاد ڈالی اور ہر ایک قوم کے نبی کو مان لیا۔ تمام دنیا میں یہ فخر خاص قرآن شریف کو حاصل ہے جس نے یہ تعلیم دی کہ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْهُمْ وَنَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ۔ یعنی مسلمانوں یہ کہو کہ ہم دنیا کے تمام نبیوں پر ایمان لاتے ہیں اور ان میں تفرقہ نہیں ڈالتے کہ بعض کو مانیں اور بعض کو ردّ کر دیں۔ آپؑ نے چیلنج فرمایا کہ اگر ایسی صلح کار کوئی اور کتاب ہے تو اُس کا نام لو۔ آپؑ نے فرمایا کہ قرآن شریف ایک ایسی کتاب ہے جس کی متابعت سے اسی جہان میں آثار نجات کے ظاہر ہو جاتے ہیں۔ اس کا بیان ایسا جامع دقائق اور حقائق ہے کہ جس قدر ایسے شبہات دنیا میں پائے جاتے ہیں کہ جو خدا تک پہنچنے سے روکتے ہیں ان سب کا ردّ معقولی طور پر اس میں موجود ہے۔ قرآن کریم یقینی اور قطعی کلام ہے جو شک اور ظن کی آلائشوں سے پاک ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ خدا نے پہلے متفرق طور پر ہر ایک امت کو جدا جدا دستور العمل بھیجا اور پھر چاہا کہ جیسا کہ خدا ایک ہے وہ بھی ایک ہو جائیں تب سب کو اکٹھا کرنے کے لیے قرآن کو بھیجا۔ قرآن شریف نے پہلی کتابوں اور نبیوں پر احسان کیا ہے کہ ان کی تعلیموں کو جو قصوں کے رنگ میں تھیں علمی رنگ دے دیا ہے۔ کوئی شخص ان قصوں سے نجات نہیں پا سکتا جب تک وہ قرآن شریف کو نہ پڑھے۔ جو لوگ قرآن شریف کو پڑھتے اور اس کو قصہ سمجھتے ہیں اُنہوں نے اس کی بے حرمتی کی ہے۔ ہمارے مخالف ہماری مخالفت میں اس لیے تیز ہیں کہ ہم دنیا کو دکھانا چاہتے ہیں کہ قرآن شریف سراسر نور، حکمت اور معرفت ہے۔ خدا تعالیٰ نے اپنے فضل سے ہم پر کھول دیا ہے کہ قرآن شریف ایک زندہ اور روشن کتاب ہے اس لیے ہم اُن کی مخالفت کی کیوں پرواہ کریں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ قرآن شریف میں ایسے عظیم الشان علوم ہیں جو توریت اور انجیل میں تلاش کرنا عبث ہیں۔ پس اس کے معنے اور مطالب پر غور کرنے کی ہر ایک کو عادت ڈالنی چاہیے تاکہ خدا تعالیٰ کے کلام کی خوبصورتی کا ہمیں پتا چلے۔ آپؑ فرماتے ہیں کہ قرآن شریف میں شروع سے آخر تک اوامر و نواہی کی تفصیل موجود ہے۔ تلاوت کرتے ہوئے انہیں تلاش کرنا چاہیے اور ان کو اپنی زندگی کا حصہ بنانا چاہیے تبھی ہم خدا تعالیٰ کے کلام سے حقیقی فیض پا سکتے ہیں۔ قرآن شریف میں سب کچھ ہے مگر جب تک بصیرت نہ ہو کچھ حاصل نہیں ہو سکتا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ قرآن شریف معارف کا خزانہ ہے۔ دنیا کی برکتیں بھی اسی کے ساتھ آتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اسی لیے انبیاء کو بھیجا اور اپنی آخری کتاب نازل فرمائی کہ دنیا اس کی تاثیرات سے واقف ہو کر بچ جاوے۔ پس ہر احمدی کا یہ بھی کام ہے کہ جہاں وہ قرآن کریم کی تعلیم کے مطابق اپنی حالت ڈھالنے کی کوشش کرے وہاں دنیا کو بھی اُس تعلیم سے آگاہ کرے اور رُوحانی اور مادی تباہی سے اُنہیں بچائے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ہیں اور قرآن شریف خاتم الکتب۔ جو کچھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کر کے دکھایا اور جو کچھ قرآن شریف نے تعلیم دی اس کو چھوڑ کر نجات نہیں مل سکتی۔ یہ ہمارا مذہب اور عقیدہ ہے۔ کاش یہ بات عامۃ المسلمین کو بھی سمجھ آجائے اور وہ زمانے کے امام کو پہچاننے والے بنیں۔

خطبہ جمعہ کے آخر پر حضور انور نے پاکستان، برکینا فاسو اور بنگلہ دیش کے احمدیوں کے لیے دعا کی مکرر تحریک فرمائی۔ حضورِ انور نے فرمایا: پاکستان کے احمدیوں کے لیے اور ملک کے عمومی حالات کے لیے دعا کریں۔ برکینا فاسو میں احمدیوں کے لیے اور ملک کے عمومی حالات کے لیے دعا کریں۔ بنگلہ دیش کے احمدیوں کے لیے دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ ان کو بھی محفوظ رکھے۔ وہاں پھر آج مولویوں نے کچھ شور شرابا کرنا تھا۔ دنیا کے ہر ملک میں جہاں جہاں احمدی ہیں ان کے لیے دعا کریں۔

حضورِ انور نے رمضان کے حوالے سے دعاؤں کی طرف خاص توجہ دلاتے ہوئے فرمایا:

رمضان بھی اب شروع ہو رہا ہے، جیسا کہ میں نے کہا تھا اس میں جہاں خاص طور پر قرآنِ کریم کو پڑھنے اور سمجھنے کی طرف توجہ دیں وہاں دعاؤں کی طرف خاص توجہ دیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق بھی عطا فرمائے۔ اور رمضان کے فیض سے فیض یاب ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ! اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَنَسْتَعِیْنُہٗ وَنَسْتَغْفِرُہٗ وَنُؤْمِنُ بِہٖ وَنَتَوَکَّلُ عَلَیْہِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَیِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَنْ یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ وَمَنْ یُّضْلِلْہُ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ وَنَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَنَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ، عِبَادَ اللّٰہِ رَحِمَکُمُ اللّٰہُ اِنَّ اللّٰہَ یَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِیْتَآءِ ذِی الْقُرْبٰی وَیَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ وَالْبَغْیِ یَعِظُکُمْ لَعَلَّکُمْ تَذَکَّرُوْنَ اُذْکُرُوا اللّٰہَ یَذْکُرْکُمْ وَادْعُوْہُ یَسْتَجِبْ لَکُمْ وَلَذِکْرُ اللّٰہِ اَکْبَرُ۔